يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علمائے امت کی توضیحات کی روشنی میں





تالیف

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبدالحکیم حسان

ترجمہ وتحقیق

فضیلۃ الشیخ ابو سیاف اعجاز احمد تنویر

يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّى وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ

دوستی اور دشمنی

قرآن وسنت اور علماء کی توضیحات کی روشنی میں

تالیف:

فضیلۃ الشیخ ابو عمرو عبد الحکیم حسان حفظہ اللہ

تفہیم وتعلیق:

ابو سیاف اعجاز تنویر



مسلم ورلڈ ڈیٹا پروسیسنگ پاکستان

Website: http://www.muwahideen.co.nr

Email: salafi.man@live.com

"اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی صاف حجت قائم کرلو"[25]

❁ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدۃ کی آیت: ۵۱ میں کافروں سے دوستی کرنے سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

"اے ایمان والو! تم یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست نہ بناؤ۔ یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں ۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے گا وہ بے شک انہیں میں سے ہے۔ بلاشبہ ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز ہدایت نہیں دیتا"

❁ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانفال کی آیت: ۷۳ میں مہاجرین، انصار اور دیہاتی مسلمانوں کی باہمی محبت و مودّت کا تذکرہ کرنے کے بعد ارشاد فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ﴾

"سب کافر آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اگر تم نے یہ کام (باہمی دوستی اور محبت والا) نہ کیا تو زمین (ملک) میں فتنہ برپا ہو گا اور زبردست فساد سر اٹھائے گا"

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ سورۂ آل عمران کی آیت: ۲۸ کی تائید میں مزید چند آیات قرآنیہ کا تذکرہ کرنے کے بعد اس آیت کے نصف آخر کے الفاظ ﴿إِلا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہیں۔ حافظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ بعض اوقات اگر کوئی شخص زمین کے کسی ایسے علاقے یا ملک میں ہو جہاں کافروں کی کسی شرارت یا خباثت کا خوف پیدا ہو جائے تو ایسے حالات میں جائز ہے کہ ظاہری طور پر اور وقتی طور پر ان کے شر سے بچنے کے لیے ان سے کچھ میل ملاپ ظاہر کر دے گا لیکن اندرونِ خانہ اور دل میں ان کی طرف رغبت اور محبت نہ رکھے۔

25 یعنی اللہ تعالیٰ نے تمھیں کافروں کی دوستی سے منع فرمایا ہے۔ اب اگر تم ان سے دوستی کروگے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اللہ کو خود یہ دلیل مہیا کر رہے ہو کہ وہ تمھیں بھی سزا دے (یعنی معصیت الٰہی اور حکم عدولی کرنے کی وجہ سے)

① جیسا کہ اَلْجَامِعُ الصَّحِیحُ البُخَارِی میں اِمَامُ الْمُحَدِّثِیْن محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ایک اثر نقل فرمایا ہے، سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اِنَّا لَنَکْشِرُ فِیْ وُجُوْہِ اَقْوَامٍ وَ قُلُوْبُنَا تَلْعَنُھُمْ[26]

"بعض (ظالم وفاسق قسم کے) لوگوں کے سامنے ہم ہنستے مسکراتے ہوئے ملاقات کرتے ہیں مگر ہمارے دل ان پر لعنتیں برسارہے ہوتے ہیں۔"

② امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے

لَیْسَ التَّقِیَّۃُ بِالْعَمَلِ اِنَّمَا التَّقِیَّۃُ بِاللِّسَانِ[27]

"(اگر کافروں کی شرارت کے خوف سے) بظاہر دوستی کا اظہار کرنا پڑہی جائے تو وہ صرف قول وگفتار کی حد تک ہو کسی عمل وکردار سے نہ ہو۔"

③ ایک مشہور تابعی جناب عوفی رحمۃ اللہ علیہ بھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کرتے ہیں:

اِنَّمَا التَّقِیَّۃُ بِاللِّسَانِ[28]

"تقیہ (کافروں کے کے ساتھ بظاہر دوستی کا اظہار) صرف زبان کی حد تک جائز ہے۔(نہ کہ عملی کاروائیوں سے)"

④ بالکل یہی موقف امام ابو عالیہ، امام ابو الشعثاء، امام ضحاک اور امام ربیع بن انس رحمہم اللہ کا بھی یہی ہے۔

⑤ مذکورہ بالا موقف کی تائید سورۃ النحل کی آیت: ۱۰۶ بھی کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

---

26 صحیح البخاری=کتاب الادب: باب المداراۃ مع الناس، الحدیث:6131 سے پہلے۔

27 تفسیر ابن کثیر 358/1، تفسیر أبی سعود:23/2

28 تفسیر ابن کثیر 358/1، تفسیر القرطبی:57/4

﴿مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلا مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالإِيمَانِ وَلَكِنْ مَنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

"جو شخص ایمان لانے کے بعد اللہ کا انکار کر دے بجز اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن وبر قرار ہو۔ مگر جو کھلے دل سے کفر کرے تو ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔ اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے"

6 سَيِّدُ الْفُقَهَاءِ وَالْمُجْتَهِدِينَ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مشہور تابعی حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے بیان کیا:

"التَّقِيَّةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ"[29]

"کافروں کے ساتھ تقیہ کرنے کا حکم قیامت تک باقی ہے۔" (حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے اقتباس کا ترجمہ مکمل ہوا)

کفار کی حمایت و معاونت باعث ارتداد ہے:

فضیلۃ الشیخ صالح الفوزان فرماتے ہیں:

"مِنْ مَظَاهِرِ مُوَالَاةِ الْكُفَّارِ إِعَانَتُهُمْ وَ مَنَاصَرَتُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَ مَدْحُهُمْ وَالذَّبُّ عَنْهُمْ وَ هٰذَا مِنْ نَوَاقِضِ الْإِسْلَامِ وَ أَسْبَابِ الرِّدَّةِ"[30]

"کفار کی معاونت کرنا، مسلمانوں کے خلاف کفار کو اپنی مکمل حمایت اور سپورٹ فراہم کرنا، کفار کی مدح سرائی کرنا اور تعریفیں کرنا اور کافروں کی طرف سے مدافعت اور وکالت کرنا حقیقت میں کفار سے دوستی کے بڑے بڑے مظاہر اور علامتیں ہیں۔ دوستی کہ یہ مظاہر ایک بندۂ مسلم کے اسلام کو ختم کر دینے والے اور ارتداد کے اسباب میں سے بہت بڑے اسباب ہیں (یعنی مذکورہ بالا کاموں کے ارتکاب کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے۔) (نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ)

دلیل دوم:

29 تفسیر ابن کثیر 1/358، تفسیر القرطبی: 4/57

30 الولاء والبراء فی الاسلام لصالح الفوزان: 9